حضرت مولانا فیاض خان سواتی

اسلاف کے قیمتی اقوال وملفوظات

عقیدہ کیسا ہونا چاہیے؟:

حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۱۷۶ھ کا قول......

وھا انا بریء من کل مقالة صدرت مخالفة لاية من كتاب الله أو سنة قائمة عن رسول صلى الله عليه وسلم أو إجماع القرون المشهود لها بالخير أو مات اختاره جمهور المجتهدين ومعظم سواد المسلمين فإن وقع شيء من ذلك فإنه خطاء رحم الله من أيقظنا من سنتنا أو نبهنا من غفلتنا. (حجۃ اللہ البالغہ ص ۹)

آگاہ رہو کہ میں بری اور بیزار ہوں ہر ایسی بات سے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کی کسی آیت کی خلاف ہو یا سنت قائمہ کے خلاف ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے یا ان زمانوں کے علما کے اجماع اور متفق علیہ خیالات کے خلاف ہو جن کے بارے میں بہتری کی خبر دی گئی ہے اور مسلمانوں کی سواد اعظم یا جس کو جمہور مجتہدین نے اختیار کیا ہو۔ اگر اس قسم کی کوئی چیز میری تصانیف وتحریرات وغیرہ میں آگئی ہو تو وہ غلط ہی قرار دی جائے گی۔ اللہ رحم فرمائے اس پر جو ہم کو ہماری اس کوتاہی کو بیدار کرے گا۔

اسلام صرف نام لینے کی چیز نہیں:

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ المتوفی ۱۳۷۷ھ کا قول:

اصل ترقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے اگر آپ دامن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑتے ہیں اور آپ کے اتباع سے منہ موڑتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ آپ سے نہیں ہے، وعدوں کا مدار ایمان اور عمل صالح ہے۔ اسلام صرف نام لینے کی چیز نہیں، عمل کرنے کی چیز ہے۔ اسلام پر عمل کیجئے، اسلام بھی محفوظ رہے گا اور آپ بھی زندہ ہو جائیں گے۔ (خطبات صدارت ص ۴۹۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل:

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ کا قول:

ہمیں جو کچھ فخر حاصل ہوا جو کچھ ہمارے پاس فخر باقی ہے وہ سب صدقہ ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ آپ کے دامن سے وابستہ ہونے کا اور آپ کے طور وطریق پر عمل کرنے کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی طفیل ہے کہ مسلمان جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں قلیل مستضعفون فی الارض فرمایا تھا یعنی قلیل کہ لوگ ان کو اس طرح اچک

ں جیسے ۔۔۔ یا کو اچک لیتا ہے۔ان کو عظیم الشان سلطنتیں بخشیں۔قلت کے بجائے ان کو کثرت سے نوازا،''نیویارک ٹمنر'' نے ایک مرتبہ لکھا تھا کہ پوری دنیا میں مسلمانوں کی تعداد ستر کروڑ ہے اور میرا اندازہ ہے کہ مسلمانوں کی تعداد اسی لروڑ ہے۔بہر حال یہ نتیجہ تھا،آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا،آپ سے محبت کا اور آپ کی سنتوں پر عمل کرنے ا مگر افسوس آج محبت رسول اور محبت اسلام کے دعوے تو بہت ہیں مگر عمل کا یہ حال کہ ان کے طریقے اختیار کئے جار ہے ں جو نہ صرف مسلمان بلکہ پورے اسلام کے دشمن ہیں۔(خطبات صدارت:ص ۴۹۷)

نچ برائیوں کے خریدار:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابلیس سے ملاقات ہوئی جو چار گدھوں پر سامان تجارت لادے جارہا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے پوچھا،تو اس نے بتایا کہ میں سامانِ تجارت لے جارہا ہوں تاکہ خریداروں کو تلاش کروں،حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا پہلے گدھے پر کیا لادرکھا ہے؟تو شیطان نے جواب دیا کہ بادشاہ۔حضرت بٰی علیہ السلام نے پوچھا کہ دوسرے گدھے پر کیا لادرکھا ہے؟تو شیطان نے جواب دیا کہ علماء۔حضرت عیسیٰ علیہ سلام نے پوچھا کہ تیسرے گدھے پر کیا لادرکھا ہے؟تو شیطان نے جواب دیا کہ خیانت ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ اس کو کون خریدے گا؟تو شیطان نے جواب دیا کہ مکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ اس کو کون یدے گا؟تو شیطان نے جواب دیا کہ عورتیں۔ (المستطرف فی کل فن مستظرف ص۵۲۲ عربی طبع بیروت لبنان)

مضان المبارک اور قرآن:

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ ہم نے قرآن کریم کو لیلۃ القدر میں نازل کیا ہے اور لیلۃ القدر رمضان ے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہوتی ہے۔اس لیے ماہِ رمضان نزول قرآن کا مہینہ ہے اس ماہ میں قرآنِ کریم کی اوت کثرت سے کی جاتی ہے تراویح میں بھی اور اس کے علاوہ بھی کیونکہ اس کا اجر وثواب بھی عام حالت کی بنسبت یادہ ہو جاتا ہے اگر عام حالات میں ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں تو رمضان المبارک میں بڑھ کر سات سو تک پہنچ تی ہیں اسی لئے رمضان المبارک میں کم از کم ایک قرآن کریم مکمل تراویح میں ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے۔حضرت جبر ئل علیہ السلام بھی ہر سال رمضان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرماتے تھے جب حضور صلی اللہ یہ وسلم کی زندگی کا آخری رمضان آیا تو اس میں دو مرتبہ دور کیا گیا۔

قرآن کریم اور رمضان کا روزہ یہ دونوں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انسان کی سفارش کریں گے ر آن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ آسمانی کتابوں میں ایک ایسی کتاب ہے جس کی حفاظت کا بیڑہ بھی خود لق کائنات نے اٹھایا ہے یہی وجہ ہے کہ اس وقت روئے زمین پر اس کے ایک کروڑ سے متجاوز حفاظ کرام قرآن کریم کو پنے سینوں کے نہاں خانوں میں محفوظ رکھے ہوئے ہیں جبکہ دیگر آسمانی کتابوں کا کوئی ایک حافظ بھی موجود نہیں ہے

، بلکہ وہ کتب بھی اصلی حالت میں ناپید ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی تلاوت اوراس میں غور وفکر اور تدبیر سے غفلت برتنے سے منع فرمایا ہے۔اورارشاد فرمایا کہ جس دل کہ اندر قرآن کریم کا کوئی حصہ موجود نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے اور فرمایا قرآن کریم مردہ دلوں کو زندہ کرتا ہے،قوموں کو رفعت اور بلندی سے نوازتا ہے۔نیز قرآن کریم مؤمنین کے لیے ظاہری وباطنی لحاظ سے شفا اور رحمت بھی ہے، چونکہ رب کریم نے اس کی حفاظت کا ذمہ خود اٹھایا ہے جس کی وجہ سے یہ قیامت تک اصلی حالت میں ہی موجود رہے گا اور یہی وجہ ہے کہ اس کو ہر عمر کا آدمی بچہ ہو،نوجوان ہو یا بوڑھا بڑی آسانی سے یاد کرلیتا ہے جبکہ یہ خاصیت کسی اور کتاب کو حاصل نہیں ہے۔قرآن کے یاد اوراس کی تلاوت کرنے یا سننے سے اصلی مقصد اس پر عمل پیرا ہونا ہے۔جس کی مثال قرون اولیٰ میں تو کثرت سے ملتی ہیں البتہ انحطاط کے دور میں قرآن کریم کے حفاظ بکثرت موجود ہیں لیکن اس پر عمل آٹے میں نمک کے برابر ہے لہٰذا اہلِ اسلام کو اس طرف بھرپور توجہ دینی چاہیے۔اور قرون اولیٰ کے ان لوگوں کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے جنہیں قرآن کریم کیساتھ غیر معمولی شغف اور تعلق تھا اور وہ کس کثرت سے اس کی تلاوت کرتے تھے اس کے حفظ کرنے کیساتھ ساتھ اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش بھی کرتے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ مالٹا کی قید کے دوران قرآن کریم مکمل حفظ کرلیا تھا جبکہ اس وقت آپ کی عمر ۴۰ سے زائد تھی اس عمر میں حضرت کا حفظ کرنا قرآن کریم کے ساتھ والہانہ لگاؤ پر دلالت کرتا ہے ذیل میں رمضان المبارک اور قرآن کریم کے نزول کی مناسبت سے چند واقعات درج کئے گئے ہیں جنہیں پڑھ کر اہلِ ایمان کو سبق حاصل کرنا چاہیے اور قرآن کریم کے ساتھ اپنے تعلق کو استوار کرنا چاہیے۔

وقت کی قدر و قیمت:

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا قول: دنیا میں جو وقت بھی مل جائے وہ نہایت غنیمت ہے اس کی قدر کرنی چاہیے اوراس کو ضائع نہ ہونے دینا چاہیے یہ زمانہ کھیتی کا ہے اس کا ہر ہر سیکنڈ ہیرے اور زمرد سے زیادہ قیمتی ہے جس قدر ہو اس کو ذکر الٰہی میں صرف کیجئے اتباع سنت کا ہمیشہ خیال رکھئیے یہی کمال ہے، یہی مطلوب ہے، یہی رضائے خداوندی کا موجب ہے۔(ملفوظات شیخ الاسلام حصہ اول ۷۸)

دعا کیوں قبول نہیں ہوتی:

ابوالعباس شمس الدین احمد بن ابی بکر بن خلکان رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۶۸۱ھ لکھتے ہیں: ابراہیم (بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ) بصرہ کے بازار سے گزرے تو لوگ ان کے پاس جمع ہوگئے ان لوگوں نے کہا اے ابواسحاق (یہ ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ہے) اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں فرمایا ہے "مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا" اور ہم ایک زمانہ سے دعا کررہے ہیں اور ہماری دعا قبول نہیں کی جاتی تو ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا تمہارے دل دس چیزوں کی وجہ سے مرچکے ہیں۔

(۱) تم نے اللہ کو پہچانا لیکن تم نے اس کا حق ادا نہیں کیا۔ (۲) تم نے قرآن پڑھا لیکن اس پر عمل نہیں کیا۔

(۳) تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کیا لیکن اس کی سنت کو تم نے چھوڑا۔

(۴) تم نے شیطان کی عداوت کا دعویٰ کیا لیکن تم نے اس کی موافقت کی۔

(۵) تم نے کہا کہ تم جنت سے محبت کرتے ہو لیکن اس کے لیے تم نے عمل نہیں کیا۔

(۶) تم نے کہا ہم آگ سے ڈرتے ہیں لیکن اپنے نفسوں کو تم اس کی طرف لے گئے۔

(۷) تم نے کہا موت حق ہے لیکن اس کے لیے تم نے کوئی تیاری نہیں کی۔

(۸) تم نے اپنے بھائیوں کے عیوب میں مشغول ہوئے لیکن اپنے عیوب کو تم نے بھلا دیا۔

(۹) تم نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو کھایا لیکن ان نعمتوں کا شکریہ ادا نہیں کیا۔

(۱۰) تم نے اپنے مردوں کو دفن کیا لیکن ان سے تم نے عبرت حاصل نہیں کی۔

(ابن خلکان، وفیات الاعیان عربی ج ۱ص ۴۴۲ طبع قم ایران)

جوش کے ساتھ ہوش بھی ضروری ہے:

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اس زمانہ میں جب کہ مدینہ منورہ دارالاسلام ہوگیا تھا اور جہاد کی آیتیں نازل ہو چکی تھیں غزوہ بدر واحد ہو چکا تھا سورہ آل عمران نازل ہوتی ہے اور اس میں اخیر میں یہ آیت ہے لتبلون فی اموالکم وانفسکم (الآیۃ) (تم ضرور بالضرور اپنی جانوں اور مالوں کے متعلق آزمائش کیے جاتے رہو گے اور تم ضرور بالضرور اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) اور مشرکین سے بہت زیادہ اذیت کی باتیں سنتے رہو گے اگر تم صبر کرو اور پرہیز گاری کرو تو یہ اعلیٰ ترین امور میں سے ہے) اگر یہ حکم صبر وتحمل کا اس وقت تھا تو آج کیا معنی ہیں؟ صبر وتحمل استقلال اور عالی ہمتی سے کام لینا اور اسلام کے مضبوط کرنے میں لگے رہنا ہمارا اور آپ کا فریضہ ہے۔

جوش کو عمل میں لائیے بلکہ ہوش کو بھی ساتھ رکھئے آگے پیچھے بھی دیکھئے ماحول سے نظر نہ ہٹائیے۔

(ملفوظات شیخ الاسلام حصہ دوم ص ۱۵۸)

دعا کی قبولیت کے لیے چند شرائط:

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ نے فرمایا:

اول: یہ کہ انسان کا کھانا پینا پہننا وغیرہ سب حلال سے ہو۔

دوم: یہ کہ خلوص دل سے دعا کی جائے۔

سوم: یہ کہ دعا کی قبولیت کے بارے میں جلد بازی اور استعجال سے کام نہ لیا جائے۔

چہارم: یہ کہ دعا میں یقین اور عزم قوی سے کام لیا جائے۔

پانچویں: یہ کہ اوقات قبولیت، امکنہ قبولیت، احوال قبولیت کا لحاظ کیا جائے۔

چھٹے: یہ کہ دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی جائے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھی جائے اور دعا بار بار کی جائے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کم سے کم تین مرتبہ عموماً دعا کے الفاظ استعمال فرماتے تھے۔

کبھی کبھی تمام شروط کی موجودگی میں بھی دعا مقبول نہیں ہوتی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ امت آپس میں نہ لڑے مگر دعا قبول نہ ہوئی اللہ تعالیٰ مختار ہے لا یسئل عما یفعل (الآیۃ) حکمت ہائے الٰہیہ اور پرورش ہائے ربانیہ متقاضی ہیں کہ انسانوں کی سب دعا قبول نہ کی جائیں ورنہ عالم تہہ وبالا ہو جائے گا اور انسانی دنیا کو انتہائی مشکلات پیش آجائیں گی۔ (ملفوظات شیخ الاسلام از ابوالحسن بارہ بنکوی فاضل دیوبند حصہ اول ص ۶۵)

کسر نفسی: علامہ شہاب الدین محمد بن ابی الفتح الابشہی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی بعد ۸۵۰ لکھتے ہیں:

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کسی مسئلے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے اس کا علم نہیں ہے کہ ان سے کہا گیا کہ آپ کو حیاء نہیں آتی (یعنی اتنے بڑے عالم ہو کر آپ کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں) تو انہوں نے جواباً فرمایا میں اس بات سے کیوں حیاء وشرم کروں جس سے فرشتوں نے بھی حیاء نہیں کیا جس وقت فرشتوں نے کہا لا علم لنا ہمیں علم نہیں۔ (المستطرف فی کل فن مستظرف عربی طبع بیروت ص ۲۵)

ایمان کی خوشبو: شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۷۷ھ نے فرمایا:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایک طالب علم پڑھتا تھا جس سے آپ نے فرمایا کہ تمہارے کپڑوں سے بہترین خوشبو آتی ہے، ہم نے اس قسم کا عطر کبھی نہیں دیکھا، اس نے جواب دیا کہ حضرت میں دھویا تو بہت......شاید کچھ حصہ رہ گیا جس کی بدبو آپ کو آرہی ہے، واقعہ یہ پیش آیا کہ ایک بیگم نے خط پڑھوانے کے بہانے اس طالب علم کو محل بلوایا، محل میں پہنچنے پر اس سے زنا کی خواہش ظاہر کی، طالب علم نے اپنے تمام بدن کو پاخانے سے ملوث کر لیا، بیگم نے پاگل سمجھ کر محل سے نکال دیا، وہ دریائے جمنا میں نہا کر دوسرے روز حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ سنایا، شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ خوشبو تیرے ایمان کی ہے۔

(تقریر ترمذی ص ۸۳)

نجات کا راستہ علم اور اہل علم سے محبت:

الامام ابو محمد عبداللہ بن عبدالحکم المالکی المصری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۲۱۴ھ رقمطراز ہیں:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر تم سے ہو سکے تو عالم بنو، یہ نہ ہو تو متعلم بنو، یہ نہ ہو تو علماء سے محبت ہی رکھو، یہ بھی نہ ہو تو کم از کم ان سے بغض تو نہ رکھو، فرمایا جس نے اس نصیحت کو قبول کر لیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے نجات کا کوئی راستہ نکال ہی دے گا۔ (سیرۃ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ مترجم ص ۱۴۶)

بزدلی اور کم ہمتی کی علامت: حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

یہ بزدلی اور کم ہمتی کی بات ہے کہ انسان میدان عمل میں کودنے اور جدوجہد کرنے سے جان چرائے اور تقدیر الٰہی کا بہانہ بنائے۔ (ملفوظات حصہ اول ص ۸۰)

دونوں ہاتھوں سے مصافحہ: مولانا عاشق الٰہی بلند شہری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۴۲۲ھ لکھتے ہیں:

ایک بار آپ (مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۴۶ھ) ٹونک تشریف لے گئے اور بندہ ہمراہ تھا چند اہل حدیث ملنے آئے اور ایک ہاتھ سے مصافحہ کیا، حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مصافحہ میں حسب عادت دونوں ہاتھ بڑھائے اور مسکرا کر فرمایا کہ مصافحہ اس طرح سے ہونا چاہیے، وہ بولے حدیث میں ہے صحابی کہتے ہیں وکان یدی فی یدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں تھا۔ آپ نے بے ساختہ فرمایا، پھر متبع سنت ہم ہوئے یا تم؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے صحابی کے اتباع کی ضرورت؟۔ (تذکرۃ الخلیل رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۹۸)

علم کی حقیقت واصلیت: امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۲۸ھ رقمطراز ہیں:

حضرت معاذ بن جبلؓ نے علم کی حقیقت واصلیت سے اس طرح روشناس کرایا ہے: ''علم کو اپنے اوپر لازم پکڑو کیوں کہ اس علم کا طلب کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے عبادت ہے اور اس علم کا پہنچانا خشیت یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ہے اور علم سے بحث کرنا جہاد ہے اور اس علم کو کسی ایسے شخص کو پڑھانا جو اس کو نہیں جانتا صدقہ ہے اور اس علم کا باہم مذاکرہ کرنا تسبیح ہے اور اسی علم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی بزرگی وعظمت اور اس کی توحید کو معلوم کیا جا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس علم کے ذریعہ بہت سی اقوام کو بلند کر دیتا ہے اور ان کو دوسرے لوگوں کے لیے قائد اور پیشوا بنا دیتا ہے اور لوگ ان کے ساتھ ہدایت پاتے ہیں اور ان کی رائے کی طرف رجوع کرتے ہیں''۔ (فتاوی کبری للامام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ عربی ج اص ۳۹)

ہر روز رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت: حبیب بن فدیکؓ کے باپ کی آنکھوں میں ایک سفید داغ پڑ گیا تھا اور بالکل اندھے ہو گئے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر دم کیا تو اسی وقت ان کی آنکھوں میں بینائی آگئی (بیہقی، طبرانی، ابن ابی شیبہ) راوی کہتے ہیں میں نے انہیں اسی برس کی عمر میں سوئی میں ڈورا ڈالتے ہوئے دیکھا
(تذکرۃ الحبیب تسہیل نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ص ۲۱۱)

اصول دعا: الامام ابی القاسم عبدالکریم ابن ہوازن القشیر یالنیسابوری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۴۶۵ھ لکھتے ہیں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک آدمی پر گزر ہوا جو بڑے خشوع خضوع سے دعا مانگ رہا تھا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے پروردگار اگر اسکی حالت پورا کرنا میرے اختیار میں ہوتا تو میں پورا کر دیتا، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ اسلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ میں تجھ سے زیادہ اس پر رحم کھاتا ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ مجھ سے دعا مانگ رہا ہے اور اسکا دل بھیڑ اور بکریوں کے ریور میں متوجہ ہے اور میں ایسے بندے کی دعا قبول نہیں کرتا جو دعا تو مجھ سے مانگ رہا ہو لیکن اس کا دل میرے علاوہ کسی اور میں متوجہ ہو، موسیٰ علیہ السلام نے اس بات کا ذکر اس دعا مانگنے والے آدمی سے کیا تو اس نے اپنا دل ہمہ تن اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر دیا تو اس کی حاجت پوری کر دی گئی۔ (الرسالۃ القشیریہ عربی تبع معر ص ۱۳۲)

بیمار دلوں کا علاج: زین القضاۃ احمد بن محمد الحجی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے پانچ چیزیں ایسی ہیں جو دل کی تمام بیماریوں کے لئے بمنزلہ دوا کے ہیں وہ یہ ہیں...... (۱) نیک لوگوں کی ہمنشینی۔ (۲) قرآن کا پڑھنا۔ (۳) پیٹ کا خالی رکھنا۔ (۴) نماز تہجد کی ادائیگی۔ (۵) نالہ سحر گاہی (تازیانے ترجمہ المنبہات الاسعاد لیوم المعاد ص ۱۲۷)

تین خواہشوں کی تکمیل: حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ فرماتے ہیں...... ''سلطان محمود غزنویؒ کی تین باتوں سے متعلق شک تھا...... (۱) ایک یہ کہ دین کے کام تو بہت ہیں لیکن سب سے افضل کون سا کام ہے؟

(۲) دوسرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جاتی ہے؟

(۳) تیسری میں اپنے والد امیر ناصر الدین سبکتگین کے ساتھ جو میری نسبت ہے آیا وہ صحیح ہے یا نہیں؟

ایک دن سلطان مرحوم سونے کا شمع دان لئے ہوئے محل سے نکلا، سلطان نے دیکھا کہ ایک طالب علم محل کے سوراخ سے شاہی شمع دان کی روشنی سے کتاب کی عبارت یاد کر رہا ہے، سلطان کا دل بڑا متاثر ہوا اور شاہی شمع دان درگاہ کو دے دیا، اسی شب کو جناب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ فرما رہے ہیں! یا ابن امیر سبکتگین !اعزک اللّٰہ فی الدارین کما اعززت ورثتی ۔ اے ناصر الدین امیر سبکتگین کے لڑکے خدا تجھ کو دونوں جہانوں کی عزت دے جیسے تو نے میرے وارث کو عزت دی، اس خواب سے سلطان مرحوم کی تینوں خواہش پوری ہوگئی اور والد سے صحیح نسبت کی تصدیق بھی ہوگئی۔ (انور بہلویہ ص ۲۸۸)

خواجہ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کی تین جامع نصیحت:

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ المتوفی ۱۰۵۲ھ رقمطراز ہیں......

شیخ الاسلام بہاؤ الدین ابو محمد زکریا الملتانی القرشی الاسدی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۶۱ھ) نے اپنے مریدین کے لیے اپنے ایک رسالے میں لکھا ہے۔

(۱) ''سلامۃ الجسد فی قلۃ الطعام'' جسم کی سلامتی کم کھانے میں ہے۔ (بقیہ صفحہ نمبر ۴۹ پر)